



سوال

(29). جماعت کے دوران میں شامل ہونے والے کے احکام

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جماعت کے دوران میں شامل ہونے والے کے احکام

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیح السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اہل علم کے صحیح قول کے مطابق جو شخص نماز باجماعت کی ایک رکعت حاصل کر لے اس نے گویا مکمل نماز کا اجر و ثواب حاصل کر لیا۔ اگر اس نے ایک رکعت سے کم حصہ حاصل کیا تو اسے باجماعت نماز پڑھنے والا شمار نہیں کیا جائے گا۔ لیکن اسے رکعت کا جتنا حصہ ملے اسے امام کے ساتھ شامل ہونا چاہیے اور اسے اس کی اچھی نیت کی وجہ سے جماعت کا ثواب مل جائے گا۔ جس طرح جماعت ختم کے بعد پہنچنے والے کو نیت کا ثواب مل جاتا ہے جیسا کہ مختلف احادیث کا مضموم ہے: "جس نے نیکی کی نیت کر لی لیکن کسی وجہ سے اسے ادا نہ کر سکا تو اسے نیکی کا اجر مل جائے گا۔"

رکوع میں شامل ہونے سے رکعت حاصل ہو جاتی ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"من أدرك الركوع هذ أدرك الركعة"

"جس نے رکوع پایا اس نے رکعت پالی۔" [1]

نیز صحیح بخاری میں سیدنا ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب رکوع کی حالت میں جماعت کے ساتھ شامل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے وہ رکعت دہرانے کا حکم دیا تھا۔ [2] اس سے واضح ہوا کہ اس کی رکعت ہو گئی۔

اگر امام رکوع کی حالت میں ہو تو شامل ہونے والا شخص پہلے کھڑا کھڑا تکبیر تحریمہ کہے اور پھر دوسری تکبیر کہہ کر رکوع میں چلا جائے۔ یہ طریقہ زیادہ مناسب ہے۔ اگر اس نے صرف تکبیر تحریمہ پر اکتفا کیا تو بھی درست ہے۔ بہر حال تکبیر تحریمہ کھڑے کھڑے ضروری ہے۔ جب کہ رکوع والی تکبیر اس کے بعد کہنا افضل ہے۔

جماعت میں شامل ہونے والا امام کو جس حال میں پائے وہ تکبیر تحریمہ کہہ کر اسی حالت میں چلا جائے کیونکہ سیدنا ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:



"إِذَا جِئْتُمْ إِلَى السَّلَاةِ فَخُذُوا ذِكْرًا وَإِلَّا تَذَكَّرْتُمْ فَكُنْتُمْ مِنَ الْغَافِلِينَ"

"جب تم نماز کے لیے آؤ اور ہم سجدے کی حالت میں ہوں تو تم بھی سجدے کی حالت اختیار کرو اسے رکعت شمار نہ کرو۔" [3]

جب امام دونوں جانب سلام پھیرے تب بعد میں شامل ہونے والا کھڑا ہوا اور بقیہ نماز مکمل کرے دونوں طرف سلام پھیرنے سے پہلے اسے ہرگز کھڑا نہیں ہونا چاہیے۔ [4]

امام کے ساتھ جو رکعات مل جائیں صحیح قول کے مطابق مقتدی کی وہ ابتدائی رکعات ہوں گی۔ امام کے سلام پھیرنے کے بعد جو رکعات ادا کرے گا وہ اس کی پچھلی رکعات ہوں گی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"وَمَا قَدْ نَحْمُ قَوْمًا"

"نماز کا جو حصہ تم سے فوت ہو جائے اسے بعد میں مکمل کر لو۔" [5]

بعد والی نماز کے لیے "مکمل کرنے" کے الفاظ سے واضح ہوا کہ پہلے پہلا حصہ پڑھا گیا ہے ایک اور روایت میں یوں ہے:

"وَمَا قَدْ نَحْمُ قَوْمًا"

"نماز کا جو حصہ فوت ہو جائے اس کی قضا ادا کرو۔" [6]

یہ الفاظ پہلی روایت کے مخالف نہیں ہیں کیونکہ "فَأَقْضُوا" کا معنی قضا اصطلاحی نہیں ہے بلکہ اس کا معنی پورا کرنا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

فَأَقْضِيَتِ الصَّلَاةُ ۚ ... سورة البقرة

"جب نماز پوری کر لی جائے۔" [7]

میں قضا کے معنی پورا کرنے کے ہیں۔

اور فرمان الہی ہے:

فَأَقْضِيَتُمْ مَتَّ سَلَامًا ... سورة البقرة

"پھر جب تم ارکان حج ادا (پورے) کر چکو۔" [8]

ان دو قرآنی آیات میں "قضا" کا کلمہ اصطلاحی قضا کے لیے نہیں آیا بلکہ ادا کرنے اور پورا کرنے کے معنی میں ہے۔

جب نماز میں جہری قرأت ہو تو مقتدی کے لیے ضروری ہے کہ وہ امام کی قرأت سنے۔ یہ جائز نہیں کہ امام اور مقتدی دونوں بیک وقت قرأت کریں لہذا مقتدی امام کے پیچھے سورت فاتحہ اور قرآن کا کوئی حصہ نہ پڑھے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَإِذَا قُرِئَ الشَّرْحُ إِنَّ فَاسْتَجْوَابَهُ وَأَنْصَبُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ... سورة الاعراف

"اور جب قرآن پڑھا جائے تو اس کی طرف کان لگا دیا کرو اور خاموش رہا کرو تا کہ تم پر رحمت ہو۔ [9]

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ "یہ آیت نماز کے بارے میں نازل ہوئی ہے اور اس پر اجماع ہے۔" [10]

اگر مقتدی پر قرآءت کرنی ہی ہوتی تو امام کا اونچی قرآءت کرنے کا کوئی فائدہ نہ ہوتا۔ علاوہ ازیں امام کی قرآءت کے بعد مقتدی کا آمین کہنا قرآءت ہی کے قائم مقام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سیدنا موسیٰ اور سیدنا ہارون علیہ السلام کو کہا:

قَدْ أُجِيبَتْ دَعْوَتُكُمْ ... سورة بقرہ

"تم دونوں کی دعا قبول کر لی گئی ہے۔" [11]

حالانکہ دعا صرف موسیٰ علیہ السلام نے کی۔

رَبَّنَا إِنَّا أَمَّا آتِيتُ فَرَعَوْنَ وَكَلَّاهُ زَيْنَةً وَأَمْوَالِي فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا رَبَّنَا لِيُطْلِقُوا عَنْ سَبِيلِكَ رَبَّنَا طِبْسَ عَلَى أَمْوَالِهِمْ وَاشْتَدَّ عَلَى قُلُوبِهِمْ غَلَاظُ مَنَاسِكِي يَزِدُّ الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ... سورة بقرہ

"اے ہمارے رب! تو نے فرعون کو اور اس کے سرداروں کو سامان زینت اور طرح طرح کے مال دنیاوی زندگی میں دیے۔ اے ہمارے رب! (اسی واسطے دیے ہیں کہ) وہ تیری راہ سے گمراہ کریں۔ اے ہمارے رب! ان کے مالوں کو نیست و نابود کر دے اور ان کے دلوں کو سخت کر دے۔ سو یہ ایمان نہ لانے پائیں یہاں تک کہ دردناک عذاب کو دیکھ لیں۔" [12]

اور جناب ہارون علیہ السلام نے آمین کسی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے ہارون علیہ السلام کی آمین کو دعائیہ کلمات کہنے کے قائم مقام قرار دیا اور فرمایا: "قَدْ أُجِيبَتْ دَعْوَتُكُمْ" حاصل بحث یہ ہوا کہ کلمات پر آمین کہنے والا ایسے ہی ہے جیسے اس نے دعائیہ کلمات زبان سے اولیے۔ [13]

اگر سری نماز ہو یا مقتدی تک امام کی قرآءت کی آواز پہنچ نہ رہی ہو تو اس حال میں مقتدی سورۃ فاتحہ پڑھ لے یہ تطبیق کی بہترین صورت ہے یعنی مقتدی پر سورۃ فاتحہ سری نمازوں میں واجب ہوگی جہری نمازوں میں نہیں۔ [14] واللہ اعلم۔

باجماعت نماز کے احکام میں سے ایک ہم حکم یہ ہے کہ مقتدی کو امام کی مکمل طور پر اقتدا کرنی چاہیے۔ امام سے آگے بڑھنا حرام ہے کیونکہ امام کے پیچھے کھڑا شخص مقتدی اور قیام ہے اس لیے اسے پیچھے پیچھے رہنا چاہیے امام سے آگے نہیں بڑھنا چاہیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"أَنَّ عَنِّي أُحَدِّثُكُمْ وَأَنَا أَدْفَعُ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِيمَانِ أَنْ يَجْعَلَ الرَّأْسَ رَأْسَ حَارَاوٍ يَجْعَلُ الدُّمُورَةَ صُورَةَ حَارَاوٍ"

"کیا تمہیں ڈر نہیں لگتا کہ امام سے پہلے سر اٹھانے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ تمہارا سر گدھے کا سر یا تمہاری صورت گدھے کی صورت بنا دے۔؟" [15]

جو شخص امام سے آگے بڑھتا ہے وہ گدھے کی طرح ہے جسے اپنے کام کے مقصد کا فہم نہیں ہوتا ایسا کرنے والا شخص درحقیقت سزا کا حق دار ہے۔ اور صحیح حدیث میں ہے کہ امام صرف اس لیے مقرر کیا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے جب تک وہ رکوع نہ کرے تم بھی رکوع نہ کرو اور جب تک وہ سجدہ نہ کرے تم بھی سجدہ نہ کرو جیسا کہ مسند احمد اور سنن ابو داؤد میں ہے:

"أَنَّ عَنِّي الْإِيمَانُ يَحْتَمِي بِهِ، فَإِذَا كَبَّرَ فَخَبَّرُوا، وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، وَإِذَا قَامَ: صَحَّحَ اللَّهُمِنْ عَمْدَهُ، فَهَوَّلُوا: رَبَّنَا وَكَلَّاهُ، وَإِذَا سَجَدَ فَاسْتَجَدُوا"

"امام بنانے کا مقصد اس کی اقتدا کرنا ہے۔ جب وہ رکوع میں جائے تب تم رکوع میں جاؤ اس کے رکوع سے پہلے تم رکوع نہ کرو۔ جب وہ سجدے میں جائے تب تم سجدے میں جاؤ اور اس کے سجدے سے قبل تم سجدہ نہ کرو۔" [16]

حدیث میں ہے جب صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز میں کھڑے ہوئے تو ہر شخص اس وقت تک اپنی کمر نہ جھکا تا جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں نہ چلے جاتے پھر وہ آپ کے بعد سجدہ میں جاتے۔ [17]

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو امام سے سبقت کرتے دیکھا تو اسے مارا اور فرمایا: "تم نے اکیسے نماز پڑھی نہ اپنے امام کی اقتدا کی۔" [18]

یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس میں عام پر نمازی حضرات سستی کر جاتے ہیں یا وہ مسئلہ کا علم نہ ہونے کی وجہ سے امام سے سبقت کر جاتے ہیں اور وعید شدید کے سزاوار ہوتے ہیں بلکہ اندیشہ ہے کہ ان کی نماز ہی صحیح نہ ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

"فَلَا تَسْبِقُونِي بِالرُّكُوعِ، وَلَا بِالسُّجُودِ، وَلَا بِالْقِيَامِ، وَلَا بِالْأَنْصُرَاتِ"

"رکوع سجدہ قیام اور سلام پھیرنے میں مجھ سے آگے نہ پڑھو۔" [19]

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "امام سے مسابقت آئمہ کے ہاں بالاتفاق حرام ہے کسی کے لائق نہیں کہ وہ اپنے امام سے پہلے رکوع کرے اور امام سے پہلے سر اٹھائے یا امام سے پہلے سجدہ کرے۔ اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ممانعت کی بہت سی روایات ہیں۔" [20]

امام سے مسابقت ایک شیطانی کھیل تماشا ہے جس کے ذریعے شیطان نماز میں خلل پیدا کرتا ہے ورنہ اس کو کیا فائدہ ہو سکتا ہے؟ مقتدی امام کے سلام پھیرنے سے پہلے نماز سے فارغ تو ہو نہیں سکتا؟

ہر مسلمان کو اس بارے میں خبر دار رہنا چاہیے اور اپنے امام کی اقتدا کا التزام کرنا چاہیے ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ سب کو دین کا فہم اور اس کے احکام سے واقفیت و بصیرت دے۔ یقیناً وہی سننے والا اور قبول کرنے والا ہے۔ وہ جسے خیر و بھلائی دینے کا ارادہ فرمائے اسے دین کا فہم عطا کرتا ہے۔

[1]- المغنی والشرح الکبیر 1/580 - شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔ الارواء: 2/266۔

[2]- صحیح البخاری الاذان باب اذا رکع دون الصف حدیث 783 - اس حدیث ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں یہ بھی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ولا تعد" دوبارہ ایسا کرنا۔ "بنا بریں اگر بالفرض اس نے اعانہ نہ بھی کیا ہو (جس کا ذکر نہیں) تو آپ کے روک جینے کی وجہ سے آئندہ نہ اس کی رکعت ہوگی اور نہ کسی اور شخص کی۔ اگر مذکورہ کلمے کا لحاظ نہ رکھا جائے تو ثابت ہوگا کہ نماز بجماعت کے دوران میں شامل ہونے کا وہ ایک طریقہ ہے جو سیدنا ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اختیار کیا تھا حالانکہ یہ حضرات اس کے قائل اور فاعل نہیں۔ باقی رہی الوداد والی مذکورہ روایت تو وہاں رکعت کا اجر و ثواب مراد ہے جیسا کہ اس باب کے شروع میں بیان ہو چکا ہے۔ (صارم)

[3]- سنن ابی داؤد الصلاة باب الرجل بدرک الامام مساجد کیف یضع؟ حدیث: 893۔

[4]- عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ جب امام ایک جانب سلام پھیرتا ہے تو لوگ باقی نماز ادا کرنے کے لیے اسی وقت کھڑے ہو جاتے ہیں وہ امام کے دوسری جانب سلام پھیرنے کا انتظار نہیں کرتے جو کہ غلط ہے۔ (صارم)

[5]- صحیح البخاری الاذان باب الیسعی الی الصلاة ولما تبا بالیسکینہ والوقار حدیث 636



[6] - سنن ابی داؤد الصلاة باب السعی الی الصلاة حدیث : 573 - وسنن النسائی الامتہ باب السعی الی الصلاة حدیث 862 والمفظله -

[7] - المجمعة 62-10 -

[8] - البقرة 2/20 -

[9] - الاعراف 204 : 7 -

[10] - مجموع الفتاویٰ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ 22/295 - فاضل مولف رحمۃ اللہ علیہ کے کلام میں تعارض ہے کیونکہ گزشتہ صفحات پر ارکان و واجبات کی تفصیل میں سورۃ فاتحہ کو نماز کا رکن کہا ہے اور جہری نماز میں امام کے پیچھے مقتدی کا سورۃ فاتحہ پڑھنا افضل اور بہتر قرار دیا ہے۔ علاہ ازیں حدیث میں ہے: "آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز پڑھائی صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قرأت کرتے رہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد میں فرمایا: "فَلَا تَقْعَلُوا إِلَّا بِأَمْرِ النَّبِيِّ" "سورۃ فاتحہ کے سوا امام کے پیچھے کچھ نہ پڑھو۔" (جامع الترمذی الصلاة باب ماجاء فی القراءۃ خلف الامام حدیث : 311) یہ واقعہ مدنی ہے جب کہ مذکورہ بالا آیت مکی ہے لہذا سورۃ فاتحہ کی قرأت آیت کی مخصوص ہے نیز کلمہ "وَأَنْصَتُوا" اونچی قرأت کرنے سے مانع ہے کیونکہ آیت کے لگے الفاظ "وَأَذْكُرْ رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ" "اپنے رب کا ذکر دل میں کرو۔" میں بغیر آواز کے پڑھنے کا حکم ہے۔ (صارم)

[11] - یونس 10-89 -

[12] - یونس 10-88 -

[13] - فاضل مصنف حفظہ اللہ کا استدلال کمزور ہے کیونکہ امام کے پیچھے فاتحہ کی قرأت کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی واضح صحیح نص موجود ہے جس کا ذکر اوپر چکا ہے لہذا نص صریح کے مقابلے میں اجتہاد و قیاس کی کوئی حیثیت نہیں۔ (صارم)

[14] - سورۃ فاتحہ مقتدی کے لیے بھی ہر رکعت اور ہر حال میں پڑھنا لازمی ہے۔ نماز سری ہو یا جہری امام کی آواز پہنچ رہی ہو یا نہ پہنچ رہی ہو۔ (ابوزید) ارشاد الساری 2/402 - تحت الحدیث : 758 -

[15] - صحیح البخاری الاذان باب اثم من رفع راسه قبل الامام حدیث 691 - و صحیح مسلم الصلاة باب تحريم سبق الامام ركوع او سجود نحوهما حدیث 427 - ومسند احمد 2/504 -

[16] - سنن ابی داؤد الصلاة باب الامام یصلی من فعود حدیث 603 - ومسند احمد 2/341 -

[17] - صحیح البخاری الاذان باب متی یسجد من خلف الامام؟ حدیث 690 -

[18] - مجموع الفتاویٰ لابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ 3/337 -

[19] - صحیح البخاری الاذان باب اثم من رفع راسه قبل الامام حدیث 691 - و صحیح مسلم الصلاة باب تحريم سبق الامام ركوع او سجود نحوهما حدیث 426 -

[20] - مجموع الفتاویٰ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ 23/336 -



مجلس البحث والدراسات
محدث فتویٰ

قرآن وحدیث کی روشنی میں فقہی احکام و مسائل

نماز کے احکام و مسائل: جلد 01: صفحہ 177